مستغرقِ بحرِ وحدت، غریقِ دریائے معرفت، نہنگِ لجۂ توحید سرگروہِ فرقۂ اہلِ تجرید و تفرید، محرمِ رازِ احد حضرت مولانا احمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام مولوی احمدؒ اور والد صاحب کا نام مولوی نور محمدؒ ہے جو حضرت تاروو الہ صاحبؒ کے مریدوں میں سے ہیں۔ آپ کی جائے ولادت تونسہ شریف ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد اسی جگہ رہتے تھے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی کے عالم۔ صاحب کشف و کرامت و صاحب وجد و سماع تھے۔ حضرت محبوبؒ کے مرید خلیفہ تھے۔ مدتِ مدید تک حضرت صاحبؒ کے امام رہے کہ حضرت صاحبؒ کی نماز جماعت ہمیشہ وہ پڑھاتے تھے۔ مگر پھر جب ان پر غلبۂ وحدت غالب ہوا اور شرابِ سکر میں مخمور ہو گئے اور مسجد میں عین نماز میں گریہ و زاری کرنے لگے اور غیر کا امتیاز نہ رہا اور محویت تمام ان پر غالب رہنے لگی اور دریائے تلوین میں گر گئے تو حضرت صاحبؒ نے جو شاہنشاہِ ولایتِ تمکین تھے، ان کی جگہ مولوی علی محمد صاحب کو اپنا امام مقرر کیا۔ مولانا احمد صاحب پر اس حد تک غلبۂ وحدت تھا کہ جب ان کے سامنے کتے، بلّے، انسان یا دوسرے حیوان آتے تو ان کو سلام کرتے اور ان کی تعظیم بجا لاتے۔ گویا جملہ کائنات ان کے حق میں آئینہ ہو گئی تھی کہ ذاتِ حق کو اس میں دیکھتے تھے۔ جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ہے:

در و دیوارِ من آئینہ شد از کثرتِ شوق
ہر کجا سے نگرم روی شما مے بینم

اور حضرت صاحبؒ کے باوجود ان کی اتنی شہرت تھی کہ اطراف و اکناف سے خلق آتی اور ان کی مرید ہوتی۔ ان کا مکان حضرت صاحبؒ کے مکان کے مشرق کی طرف

قریب ترین تھا۔ ان کی مجلس میں اکثر لوگ بیٹھتے تھے اور حضرت صاحبؒ کی مجلس میں کم بیٹھتے تھے۔ اور ان کے لنگر میں فقراء کو روٹی حضرت صاحبؒ کے لنگر سے زیادہ ملتی تھی۔ ان کی مجلس میں دن رات مردوں اور عورتوں کو ذوق وشوق ہوتا تھا۔ بلکہ آپ نے اعلان کیا تھا کہ جسے خدا کو دیکھنے کی خواہش ہو میرے پاس آئے۔ حضرت صاحبؒ ان کی شہرت سے اور ان کی مجلس کی گرمی سے بہت خوش ہوتے تھے کہ الحمدللہ کہ مرشد کے سامنے ہی ایسا صاحب شہرت خلیفہ پیدا ہوا ہے۔ مگر جب غلبۂ توحید کے سبب۔ ان سے امتیاز شریعت کم ہونے لگا تو علمائے ظاہری اور دیگر ظاہر بینوں نے ان کا شکوہ حضرت صاحبؒ کی خدمت میں بار بار کیا۔ حضرت صاحبؒ واقفِ حال تھے۔ اس لئے ان لوگوں کے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا۔

مائی غلام جنت میاں دلیل خان پوری کی ہمشیرہ صالحاتِ زمانہ میں سے تھیں اور قرآن خوان و تہجد گزار تھیں۔ وہ اس فقیر کی پیر بہنوں میں سے تھیں۔ ۱۲۷۸ھ میں انہوں نے میرے سامنے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحبؒ سنگھڑ شریف سے تاج سرور حضرت قبلۂ عالمؒ کے عرس پر گئے ہوئے تھے۔ عاشورۂ محرم کے ایام تھے چند لوگ مرثیہ خواں مولوی صاحبؒ کے پاس آئے اور مرثیئے پڑھے۔ مولوی صاحبؒ پر ذوق ورقت کی حالت ہوگئی۔ جب حضرت صاحبؒ واپس سنگھڑ شریف آئے تو مولوی مفتی محمود اور چند دیگر لوگوں نے آکر حضرت صاحبؒ کے پاس مولوی صاحبؒ کا شکوہ کیا کہ ایام عاشورہ میں مرثیہ خوانی کرائی ہے۔ اور ذوق وشوق کی حالت بھی کی ہے۔ یا حضرت آپ کے ہوتے ہوتے یہ اس طرح کے غیر شرعی کام کرتے ہیں۔ اسے منع کریں۔ مائی غلام جنت کہتی ہیں کہ میں اس وقت حضرت صاحبؒ کے بنگلہ میں حاضر تھی۔ اور ان کی باتیں سن رہی تھی۔ حضرت صاحبؒ اپنے مصلہ پر سمتِ قبلہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے دوستو خدا کا شکر بجا نہیں لاتے کہ حق تعالیٰ نے مجھے ایسا مرید دیا ہے کہ باوجود میری زندگی کے ایسا صاحبِ ارشاد ہے۔ وہ جاہل نہیں ہے کہ میں اُسے نصیحت کروں وہ صاحبِ حال و

علم ہے۔ شامی لوگ نادم ہو کر چلے گئے۔ البتہ مولوی صاحب کو پیغام بھجوایا۔ کہ آپ
پاس شریعت بالکل ترک کر رہے ہیں۔ خوف نہیں رکھتے خبردار شریعت پر پختہ رہو۔ ورنہ
تمہارا حال بھی اماموں کی طرح یعنی امام الدین ڈیڈی کی طرح کر دوں گا۔ اور اس کا ذکر
حضرت صاحبؒ کے مناقبات میں گزر چکا ہے کہ حضرت صاحبؒ کی غیرت کے سبب اس کا
حال سلب ہو گیا تھا۔ اور دیوانہ ہو کر لاہور چلا گیا تھا۔

منقول ہے کہ ایک دن ایک حسین خنیاگر ان کے پاس رقص کر رہی تھی۔ اور احمد خاں
کھوسہ بلوچ جو حضرت صاحبؒ کے مریدوں میں سے تھا۔ اور اس پر بھی غلبۂ وحدت
غالب تھا۔ وہ بھی موجود تھا۔ اور دیگر بہت سے لوگ بھی یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔
مولوی صاحب کو اس کے رقص و سرود پر وجد آ گیا۔ بلکہ بہت ہی زیادہ کیفیت ہو گئی۔
یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ تو مولوی نور جہان صاحب بہاولپوریؒ نے جو حضرت صاحبؒ
کے مریدانِ مجاز میں سے تھے۔ آ کر حضرت صاحبؒ کے سامنے عرض کیا۔ کہ قبلہ بہت افسوس
کا مقام ہے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے غلاموں کا کیا حال ہو گا۔ اور کہاں تک
پہنچے گا۔ جبکہ آپ کی حیاتِ مبارکہ میں آپ کے غلام غیر شرع کام آپ کے بنگلہ شریف
کے قریب کرتے ہیں۔ اور شریعتِ محمدیؐ کا ذرّہ بھر پاس نہیں کرتے۔ فرمایا کیا ہو گیا ہے
کہا کہ مولوی احمد صاحب خنیاگر کا رقص کرا رہے ہیں اور اور صدہا عام آدمی تماشا
کر رہے ہیں۔ اور احمد خاں کھوسہ بھی موجود ہے۔ حاجی بختاور صاحب جو حضرت صاحبؒ
کے یارانِ مجاز اور خادمانِ خاص میں سے تھے۔ میرے سامنے بیان کرتے تھے کہ اس
وقت حضرت صاحبؒ سے میں سبق لے رہا تھا۔ فرمایا جاؤ اُسے منع کر دو کہ بس کرے اور
پاسِ شریعت کرے اور رقاصہ کو بھی ہٹا دو۔ اور روانہ کر دو۔ پھر مولوی نور جہانیاں
کو فرمایا کہ مولوی صاحب حضرت مولانا صاحبؒ (مولانا فخر الدین دہلویؒ) کا فرمودہ
ہے کہ اگر مرید سے بارہ سال تک خطا ہوتی رہے تو پیر کو چاہیئے کہ تحمل کرے۔ کہ شاید
باز آ جائے اور توبہ کر لے۔ اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کا حال سلب کر لے۔
الغرض حاجی بختاور نے جا کر مولوی صاحب کو کہا کہ حضرت صاحبؒ فرماتے ہیں۔ کہ

شریعت کا پاس کرو۔ اور ان رقاصاؤں کو دُور کرو۔ مولوی صاحب پر اس وقت حال غالب تھا اور وہاں درویش تھا۔ کہنے لگے کہ تھوڑا سا اور رقص کرنے دیں پھر منع کر دوں گا۔ حاجی سجادہ نے واپس جاکر حضرت صاحب کو یہی حال عرض کر دیا۔ حضرت صاحبؒ نے حاجی سجادہ کے مُنہ پر طمانچہ مارا۔ اور جذبہ میں آئے اور فرمایا کہ جاؤ اس نابینا بے بصر مولوی کو دھکے دے کر حجرہ سے باہر نکال دو۔ اور احمد خاں کھوسہ دیوانہ کو شہر تونسہ شریف سے باہر نکال دو۔ اور رقاصوں کو مارتے ہوئے وہاں سے باہر نکالو۔ حاجی صاحب نے ایسا ہی کیا۔ پس اس دن کے بعد مولوی صاحب کا حال سلب ہو گیا۔ اور وہ لنگر برباد ہو گیا اور تمام درویش جو آپ کے پاس تھے، ادھر اُدھر چلے گئے۔ چونکہ حضرت صاحبؒ کی زبانِ مبارک پر نابینا کا لفظ آیا تھا اور مولوی صاحبؒ اس دن سے نابینا ہو گئے اور مرتے دم تک نابینا رہے۔ اور احمد خان کھوسہ اس دن سے دیوانہ ہو گیا اور اب تک دیوانہ ہے اور مسلوب الحال ہے۔ بیت

گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز
خواندہ باشی کہ ہم از غیرت درویشان ست

پس اس دن کے بعد مولوی صاحب اپنے حجرہ میں بیٹھے رہے اور مدت تک اس حال ابتر میں اپنے حجرہ میں رہے نہ نماز کا ہوش تھا اور نہ حکم خدا سے خبر تھی۔ دیوانہ سے رہتے تھے اور کسی کو ان کے حالی پر رحم نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت صاحب کھانا کھا کر گھر سے آرہے تھے اور مولوی صاحب اپنے حجرہ کے سامنے بیٹھے تھے۔ حضرت صاحبؒ کو اُن کے حال پر شفقت آگئی۔ ان کے نزدیک گئے اور فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کیا حال ہے۔ وہ روتے روتے حضرت صاحبؒ کے قدموں میں گر گئے اور بہت منت سماجت کرنے لگے اور معافی چاہی۔ فرمایا۔ بیلی میں نے تمہیں پہلے فہمائش کی تھی کہ غیر شرع کام نہ کرو۔ اب یہ تقصیر میری تو نہیں ہے۔ بلکہ تو نے پیرانِ عظام کی تقصیر کی ہے کہ ان کے طریقہ کے خلاف عمل کیا ہے۔ میں تم سے راضی ہوں اور تیرا قصور معاف کرتا ہوں مگر میرے ساتھ حضرت قبلۂ عالم اور حضرت باباصاحب (بابا فریدالدین گنج شکرؒ) کے

عرس پر چلنا۔ تاکہ ان سے تیری تقصیر معاف کراؤں۔ پس حضرت صاحبؒ انہیں اپنے ساتھ حضرت قبلۂ عالمؒ کے عرس پر تاج سرور لے گئے اور وہاں سے ان کی تقصیر معاف کرائی۔ پھر حضرت بابا صاحبؒ کے عرس پر پاکپتن شریف لے گئے اور وہاں ان کا قصور معاف کرایا۔ اس دن کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں وہی مدارج دے دیئے اور پھر طالبان کے ارشاد میں کوشش کرنے لگے۔

منقول ہے کہ دوسرے سال جب حضرت صاحبؒ حضرت قبلۂ عالمؒ کے عرس پر تشریف لاتے تو انہوں نے عرض کی کہ مجھے بھی لے چلیں۔ حضرت صاحبؒ روانگی کے وقت ان کے مکان پر گئے اور انہیں تشفی دی اور فرمایا کہ تم یہیں رہو۔ میں وہاں تیری جگہ کافی ہوں۔ پس وہ تونسہ شریف میں رہے۔

منقول ہے کہ مولوی صاحب کا خلق ایسا تھا کہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ، خورد و بزرگ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور آپ کل صوفیوں کے اُستاد تھے۔ کہ صوفی لوگ حضرت صاحب سے سبق لینے کے بعد ان کی خدمت میں جاتے تھے۔ اور مسئلہ کی فہمید کرتے تھے۔ کاتب الحروف نے بھی ان سے چند کتب سلوک دیکھے اور سیکھے ہیں۔ فصوص الحکم۔ مثنوی، فتوحات مکی کے گویا آپ حافظ تھے۔ اور اپنا عقیدہ شیخ اکبر محی الدین عربیؒ کے عقیدہ کے مطابق رکھتے تھے۔ اور ترک دنیا میں تمام یاروں پر سبقت لے گئے تھے۔ چنانچہ جو فتوح ملتی تھی اسے صرف کر دیتے تھے۔ اور ہر مہینہ اپنے مکان کو دنیا کے اسباب سے صاف کر دیتے تھے۔ بلکہ چارپائی بھی راہ خدا میں دے دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں پھر سامان دے دیتا تھا۔ شادی کی تھی البتہ ابتدائے سلوک میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر نکاح نہ کیا۔ اولاد بھی نہیں ہے۔ ان کے مرید بہت ہیں۔ البتہ ان کا قائم مقام ان کا برادرزادہ مولوی غلام نبی ہے جو صفات درویشی سے متصف ہے۔ ان کا وصال ۷ ارشوال ۱۲۷۲ھ کو ہوا۔ ان کی قبر شریف تونسہ شریف میں حضرت صاحبزادہ گل محمد صاحبؒ کے مزار اقدس کے قریب ہے روضہ کلاں ہے۔

حضرت مولانا نعیم بخش صاحب کا وصال ۹ ذوالحجہ
کوزیگا ۱۲۷۸ھ کو ہوا۔ آپ کے تین فرزند
اللہ بخش متوفی ۱۳۲۴ تا ۱۳۲۶ھ کے درمیان
تاج بخش متوفی صغر
مولوی احمد صاحب معروف بہ مولوی احمد دین صاحب متوفی ۲۶
رجب المرجب ۱۳۷۰ھ مئی ۱۹۵۱
مولوی احمد دین صاحب کے تین فرزند
مولوی محمد عمر صاحب متوفی ۷ شوال ۱۳۵۲ھ
مولوی محمد یوسف صاحب متوفی ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ
مولوی فخر الدین متوفی ۷ رجب

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِین
وَالحمدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین وصَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی خیرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّ آلِہٖ واصحابِہٖ اَجمعین۔
بفضل خالق الکونین و طفیل سیّدنا و نبیّنا رسُول الثقلین امام القبلتین
جدّ الحسن والحسین صلی اللہ علیہ فی العالمین

مناقب المحبوبین کا نسخہ تمام ہُوا